صفحہ (۱۷۸) ضرور ملاحظہ کرو

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ التحیۃ

نمبر نہم — جلد پنجم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محمدثین اہل السنۃ

بابت ماہ شوال ۹۹ھ مطابق ستمبر ۸۲ء

انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

اس انجمن نے حسب قرارداد جلسہ ۵ نومبر ۸۸ء جو سلیکٹ (منتخب) کمیٹی قائم کی تھی جسکے ممبر ۸ مین اطلاع دی گئی تھی اس کمیٹی نے لوکل سلف گورنمنٹ رزولیوشن (یعنے مقامی خود حکومتی کی تجویز) پر متعدد جلسون مین بحث وغور کرکے انجمن ہمدردی مین رپورٹ پیش کی - انجمن نے متعدد عام جلسون مین اسپر کامل بحث کرکے اصول وقواعد ذیل منظور کئے ہین جو ۱۴ جنوری ۸۳ء کو جنرل کمیٹی مین پیش ہوکر بعد منظوری عام گورنمنٹ مین پیش ہونیوالے ہین - ان اصول وقواعد کو اس غرض سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ اعیان ملک عموماً اور ممبران انجمن ہمدردی خصوصاً اسکی نسبت اپنی اپنی آراء سے تاریخ مقررہ سے پہلے انجمن کو مطلع کرین تاکہ جنرل کمیٹی مین ان پر غور عمل مین آوے - وہ اصول وقواعد یہہ ہین جو بدفعات ذیل معروض ہین -

(۱) ممبران لوکل سلف گورنمنٹ کا انتخاب بلحاظ اوصاف ذیل ہونا چاہئے -

(۱) مذہب - یعنے ہندو - مسلمان - عیسائی تینون مذہبون کے ممبرون کا حسب تفصیل آئندہ انتخاب ہو -

(۲) علم - جس سے مراد یہہ ہے کہ اردو کے علاوہ کسی زبان مین مشرقی یا مغربی علوم مین اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل ہو -

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

(۳) معاملہ شناسی - یعنے ان معاملات سے (جنسے لوکل بورڈز یعنے مقامی محکمجات کو کام پڑے) واقفیت حاصل ہو -

(۴) رسوخ و وجاہت - جس سے علاوہ اس عزت کے جو اوصاف سابق الذکر سے حاصل ہوتی ہے سرکار مین وقعت حاصل ہونا مراد ہے -

(۵) فہم و فراست - جو اوصاف سابق الذکر کے سوائے بہی بہت لوگون مین پائی جاتی ہے -

(۶) دیانت جس سے یہہ مراد ہے کہ بظاہر حال ممبر اس سے خالی نہ ہو - نہ یہہ کہ اسکے ثبوت پر کوئی شہادت و دلیل قائم ہو -

(۷) نیک چلنی - جس سے حسب تشریح دیانت بظاہر حال نیک چلن ہونا مراد ہے -

(۸) شوق و رغبت امور رفاہ عام - یعنے بلا خود غرضی فائدہ عام مین کوشش کرنا -

(۲) آخری چار وصفون کا لحاظ ہر ایک ممبر مین ہونا ضروری ہے اور اس لحاظ کے عمل مین آنیکی صورت یہہ ہے کہ انتخاب کنندگان کو عام ہدائیت کیجاوے کہ جس شخص کو وہ انتخاب کرین اسکا سمجہہ دار دیانتدار نیک چلن ناخود غرض ہونا دیکہہ لین -

(۳) پہلے چار وصفون کے لحاظ سے اجناس ذیل کا انتخاب ہو -

(۱) وصف اول کے لحاظ سے بعض اجناس مفصلہ ذیل مین ہندو - مسلمان - عیسائی اشخاص کا انتخاب ہو -

(۲) وصف دوم کے لحاظ سے تعلیم یافتہ اشخاص کا (خواہ وہ سرکاری مدارس مین تعلیم پائے ہون خواہ دیسی اعلیٰ مدارس مین خواہ پرایوٹ یعنی خاص اورنج کے طور پر) انتخاب ہو -

(۳) وصف سوم و چہارم دونو کے لحاظ سے سرکاری عہدہ دارون کا جو معاملات متعلقہ بورڈ سے واقف ہون انتخاب ہو

(۴) صرف وصف دوم کے لحاظ زمیندارون اور تاجرون کا انتخاب ہو -

(۵) صرف چہارم کے لحاظ سے رؤسائے و درباری اشخاص کا انتخاب ہو - انمین وصف دوم کا اسقدر لحاظ ہو کہ یہہ روزمرہ کی نوشت خواند سے عاری نہون -

(۶) پنجم کے لحاظ سے عام فہم و فراست کا انتخاب ہو - جنکو عام لوگ بلحاظ سیکشنون (یعنی شہر کے حصون اور محلون) کی انتخاب کرین -

(۴) بلحاظ اوصاف و اجناس مذکورہ بالا لاہور (جیسے) شہر کے لئے تعداد ممبران (۳۸) ہو اور انکی تقسیم پانچ زمرون مین حسب تفصیل ذیل ہو

(۱) زمرہ اول - رؤساء و درباری اشخاص کا جسکے ۴ ممبر ہون دو ہندو (۲) دو مسلمان -

(۲) دوم - تعلیم یافتگان کا - جسکے گیارہ ممبر ہون از انجملہ ایک یوروپین وکیل پانچ مسلمان پانچ ہندو جنمین کم سے کم ایک وکیل ہو

زمرۂ سوم (۳) سرکاری عہدہ داران معاملہ شناس کا جسکے تین (۳) ممبر ہون - ایک (۱) ایگزکٹو انجنیر (افسر تعمیرات) ایک (۱) سول سرجن (افسر ڈاکٹری) ایک مقامی افسر اعلی سررشتہ تعلیم -

زمرۂ چہارم (۴) تاجران وزمینداران کا جنمین کاشتکار بھی داخل ہین - اس زمرہ کے نو (۹) ممبر ہون جنکی تقسیم حسب ذیل ہو - لاہور کے لئے تاجر سات (۷) ہون جن مین ایک یورپین ہو اور زمیندار دو اور اور جگہون کے لئے حسب موقع -

زمرۂ پنجم (۵) عام فہم دوراست کا جسکے مختلف مذاہب سے گیارہ ممبر ہون جن مین ایک عیسائی یورپین - یورپین سیکشن سے باقی ہندو مسلمان لاہور کے دس سیکشنون سے جن مین مزنگ وانڈہ بازار بھی داخل ہے -

(۵) ان مختلف زمرون کے ممبرون کے لئے کوئی صورت گذارہ یا جائیداد بھی ضرور ہو -

زمرۂ اول کے لئے کم سے کم دس ہزار کی جائیداد یا سو روپیہ کی آمدنی ہو -

زمرۂ دوم کے لئے آمدنی یا جائیداد کی کوئی قید - تحدید نہ ہونی چاہیئے - صرف یہہ دیکھا جاوے کہ وہ اپنی طمانیت خاطر سے صورت گذارہ رکھتا ہو جس سے بہ فراغت دل بورڈ مین شامل ہوکر کام کر سکے -

زمرۂ سوم کے لئے انکا موجودہ عہدہ وتنخواہ کافی صورت ہے - انکے سوائے کوئی اور ملازم بذریعہ انتخاب ممبر ہو تو اسکی تنخواہ سو روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو -

زمرۂ چہارم سے تاجرون کے لئے پانچہزار کی جائیداد غیر منقولہ یا پچاس روپیہ ماہوار کی آمدنی ہو زمیندارون کے لئے اسکا نصف -

زمرۂ پنجم سے دیسی ممبرون کے لئے کم سے کم ایک ہزار کی جائیداد اور یورپین ممبر کی صورت گذارہ کا دیکھنا انتخاب کنندہ کی رائے پر ہے -

(۶) انتخاب کنندگان مین علاوہ ان قیود وشروط مندرجۂ حاشیہ کے جو پہلے سے میونسپل کے قواعد مین ماخوذ ہین اور کوئی شرط یا قید نہونی چاہیئے بلکہ انمین بھی اسقدر تخفیف ہو کہ بجاے عمکر روپیہ ماہوار کرایہ لینے یا دینے کے ۸ رکرایہ لینے یا دینے کی قید ہو - ان تعلیم یافتہ - اور تاجرون اور زمیندارون کے انتخاب کنندگان کے لئے ضرور ہے کہ انمین

وہ شروط یہہ ہین جو اشخاص ذیل مین پائی جاتی ہین (۱) وہ اشخاص جنکا پیشہ علمی ہو (۲) وہ اشخاص جو خود تجارت کرتے ہون یا کسی کی طرف سے ایجنٹ ہون یا ایک مقرری مکان مین رہتے ہون جسکا کرایہ سالانہ ۱۲۰ سے کم نہ ہو (۳) کل سرکاری ملازمان جنکو سرکار سے تنخواہ یا پنشن ۱۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ ملتی ہو (۴) تمام

باشندگان شہر جو مالک اراضی ہون جسکا پرتہ سرکار مین دیتے ہون یا معاف ہو۔ (۵) جملہ اشخاص جنکی آمدنی کرتہ مکانات کی علاوہ سالانہ یا زیادہ کی ہو (خلاصہ اشتہار میونی سپل کمیٹی لاہور مشتہرہ ۱۰ مارچ ۱۸۸۱ء)

ایسے لوگ بہی ہون جن مین خود وہ صفات موجود ہون جنکے لحاظ سے وہ اس قسم کے ممبرون کو انتخاب کرین (یعنے انتخاب تعلیم یافتہ کے لئے تعلیم یافتہ ہونا انتخاب زمینداروں کے لئے زمیندار ہونا

وعلی ہذا القیاس)۔

(۷) طریق انتخاب یہہ ہو کہ حسب شرائط مندرجہ دفعہ ۶ زیر اہتمام متعہد عہدہ داران یورپین (یعنی اسسٹنٹ کمشنرون) کے انتخاب کنندگان کے رجسٹر طیار ہون اور ان شروط کا اشتہار دیا جائے۔ پہر تاریخ مقررہ پر انتخاب کنندون کو ایک کمرہ مین امیدوارون کے سامنے کیا جاوے اور انکو ان انتخاب کنندگان پر جرح کرنیکا اختیار دیا جاوے۔ پہر جسقدر انتخاب کنندگان بعد جرح لائق انتخاب قرار پاوین انکو دوسرے کمرہ مین جہان بجز اس مہتمم یورپین کے اور کوئی نہو نہ امیدوار نہ اور کوئی عہدہ دار ایک ایک کرکے بلایا جاوے اور صاحب مہتمم انکو تحریری ٹکٹ اپنے ہاتہہ سے دے جسپر وہ اپنی قلم سے یا بصورت ناخواندہ ہونیکے مہتمم کی قلم سے اس امیدوار کا نام لکہدین جسکو وہ منتخب کرنا چاہتے ہین اور اسکے صندوق مین ڈالدین بعد اختتام اسی دن کے متعہد عہدہ داران یورپین کے سامنے ہر ایک امیدوار کے صندوق سے ٹکٹ نکالکر شمار کئے جاوین پس جسکے نام پر کثرت ہو اسکو ممبر قرار دیا جاوے۔

(۸) میعاد تقرری ممبران دو سال ہو جیساکہ فی الحال میونی سپل کمیٹی کے قواعد مین ہے۔

ایک کارروائی انجمن نے اس اثنا مین یہہ کی ہے کہ ۲۵ دسمبر کے جلسۂ عام مین تین صاحب اور ممبر قرار دیئے ہین۔

نمبر ترتیب نمبر فہرست سابق	نام معہ عہدہ یا خطاب	کسکی تحریک سے	کسکی تائید سے	کیفیت مذہب وغیرہ
۱۳۶	راجہ جہانداد خانصاحب رئیس گہکہڑ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ہزارہ۔	سکرٹری	سکرٹری صیغہ مال	حنفی
۱۳۷	مولوی خواجہ محمد یوسف علی صاحب ڈپٹی رجسٹرار سوسائٹی اپکاٹ انسٹرکشن پنجاب	〃	مولوی محمد مظفر صاحب	〃
۱۳۸	مولوی محمد وحید صاحب ملازم نواب عنایت علی خانصاحب بہادر	〃	〃	اہل حدیث

بقیہ
مضمون فاضل بہاری در ردّ مذہب نیچری و عقلی
منتخب
از رسالہ ٹی جی اسکاٹ صاحب

تو بھی اسکے توڑنے سے سزا ملتی ہے یہہ تو ایک طرحکا ظلم معلوم ہوتا ہے اور سوائے اسکے ایک یہہ بھی امر ہے کہ جب کوئی قانون یا ضابطہ ہمکو معلوم نہین ہے اور نادانستگی مین اُسکے خلاف کرتے رہے یہانتک کہ بار بار خلاف ضابطگی کے مرتکب ہونے سے جب سزائین ملین تو ہم اُس قانون سے واقف ہوئے - اب اِسوقت جب ہم عادی اِس فعل کے ہوگئے تو بڑی مُشکل سے درست ہونگے اور چھوڑنے مین بڑی دقّت پڑیگی - اور یہہ منصفی کی بات بھی نہین کہ جب ایک قانون کی بات کا خلاف کرلین اور بوجہ عادی ہونے خلاف ضابطگی کے اُسکا ماننا بھی مُشکل پڑجاوے تو کہین وہ قانون معلوم ہوگیا اور مستوجب سزا کے ٹہرین **المقصود** اِس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف عقل انسان کی مذہب کے واسطے کفائیت نہین کرتی تب ضرور ہوا کہ کوئی ایک ہادی صاحب خدا کا تعلیم یافتہ اِنکے واسطے ہو

اور بعض آدمی **بائیبل پر اعتراض** کرتے ہین کہ اِسمین بعض ایسے مضامین ہین جو سمجھہ مین نہین آتے اور بعض مقامات ایسے ہین جنکی شرح کرنا مُشکل ہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اگر یہہ کتاب خدا کی طرف سے ہے تو کُل دُنیا کے لوگون کو کیون نہ معلوم ہوئی ہزارون برس تک اِسکی خبر فقط ایک ہی قوم مین کیون رہی اسی بناء پر معترضین کہتے ہین کہ بائیبل بھید دن سے بھری ہے لیکن عقلی مذہب صاف ہے اُسمین کچھہ شک کی باتین نہین ہین **جواب** عقلی مذہب پر بھی اعتراض لازم آتا ہے کہ خلقت مین بہت ایسی باتین ہین جو سمجھہ مین نہین آتی ہین اور نقصان پہنچتا ہے مثلاً بہت زہردار چیزین اور قحط اور وبا اور بھونچال اور درندے

اور سانپ وغیرہ جنکے ذریعہ سے نہ فقط گنہگارون کو بلکہ نیکون کو اور بیچارے بچّون کو بھی نقصان پہنچتا ہے پس خلقت مین ایسا حال کیون ہے کوئی نہ کہیگا کہ اسمین کسی طرحکا بھید نہین ہے ایسی باتین دیکھہ کر عقل حیران ہوتی ہے یہانتک کہ بعض آدمی کہتے ہین کہ کوئی خدا نہین ہے اور اگر ہو تو ظالم ہے **الغرض** اگر خدا کی خلقت مین ایسے بھید ہین تو کیا عجب ہے کہ اسکی کلام پاک مین بھی ہون۔

رہا یہہ اعتراض کہ بائیبل کا مذہب بہت مدّت تک سب قومون مین نہین پہنچا ایک ہی قوم مین ہزارون برس تک رہا ہم **یہہ پوچھتے** ہین کہ طرح طرح کے مفید علم و ہنر ہزارون دوائین اور اور چیزین جو ہین کیا سبب ہے کہ ہزارون برس تک بعض قومون سے پوشیدہ رہین علاوہ اسکے خدا نے بعضون کو زیادہ عقل کیون دی آیا طرفداری کے سبب سے اگر عقل کی سب باتین سب قومون کو نہین پہنچین تو کیا عجب ہے اگر الہام کی باتین برابر سب کو ایک ہی زمانہ مین نہ پہنچی ہون اور یہہ بھی غور کرنیکی بات ہے کہ عقل کی راہ سے خدا کی وحدانیّت بہت قومون کو ابتک معلوم نہین ہوئی دیکھئے عقلی مذہب کے اصول ایک ہی زمانہ مین سب کو نہین پہنچی غور کرنا چاہئیے کہ جب بائیبل اور خلقت دونون خدا کی طرف سے ہین تو کچھہ تعجب نہین کہ دونون مین کسیقدر بھید اور مشکل ہو حاصل کلام الہام و کتاب کی ضرورت اِس وجہ سے ہے کہ مذہب کے معاملہ مین عقل کافی نہین ہے۔

ایڈیٹر کہتا ہے جو کچھہ اسکاٹ صاحب نے اپنی بیبل کی طرف سے سوالات معترضین کے جواب دیئے ہین وہی قرآن کی طرف سے جوابات ہو سکتے ہین **علاوہ بران**

وان من امة الا خلا فیها نذیر (فاطر ۳۶)
منهم من قصصنا علیك ومنهم من لم نقصص (المومن ۸۰)

اخیر اعتراض کا جواب قرآن نے یہہ بھی دیا ہے کہ کتاب آسمانی سے کوئی ایک قوم مخصوص نہین ہے بلکہ ہر ایک قوم مین رسول آئے۔ اور خدا کی کتاب لائے۔ مگر بعض رسول قرآن مین مذکور ہوئے ہین بعض مذکور نہین ہوئے" اور اِس مضمون کے بقیہ مطالب کی تفصیل

وتائید گذشتہ پرچہ رسالہ اشاعۃ السنہ مین بخوبی ہوچکی ہے۔ دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۳ و ۴ جلد ۲ جن مین ہم بیان کرچکے ہین کہ جن حالات مخلوقات کو یہہ لوگ قانونِ قدرت کہہ رہے ہین وہ ہنوز مشخص و مقرر ہی نہین انکا قانون ہونا کہان۔ اور نمبر ۶ جلد ۲ جسمین ہم یہہ بیان کرآئے ہین کہ جو حالات مخلوقات یہہ سمجھہ رہے ہین وہ واقعی حالات نہین ہین انکے خیالی حالات ہین۔ اور نمبر ۱ جلد ۲ جس مین یہہ بیان ہے کہ وہ حالات واقعی بھی ہون تو ان سے مذہب نہین نکالا جاسکتا۔

اور نمبر ۱ و ۲ جلد ۳ جنمین حالات مخلوقات کے ایک حالت پر نہ رہنے کا بیان ہے اور نمبر ۸ جلد ۴ (جسپر غلطی سے جلد ۶ لکھا گیا ہے) جسمین یہہ بیان ہے کہ اولاً تو یہہ حالات موجودات قانون ہونے کے لائق نہین۔ اور اگر انکو اس لائق فرض بھی کیا جاوے تو اس سے ثبوتِ مذہب جسکا بہت تعلق حالاتِ اُخروی سے ہے۔ ممکن نہین۔

ان پرچون کو جن صاحبون نے نہین دیکھا اُنہون نے نیچری مذہب کے مباحث سے کچھہ لُطف و حظ نہین پایا۔ یہہ پرچے (سوائے نمبر ۳ و ۴ جلد ۴ کے جو کامل فائل سے علیحدہ نہین مل سکتے) فی پرچہ ۴ر کو (جسمین محصول ڈاک بھی ہے) مل سکتے ہین۔ جو ان مباحث کے شائق ہین جلد منگاوین ورنہ فروخت ہوجائینگے پھر لوگ پچھتائینگے۔

نیچری ریفارمر

ریمارک عزیز مسٹر سید احمد خان بہادر سی ایس آئی کو انکے کسی دوست نے نصیحت کی تھی کہ آپ اپنی قوم کی رفاہ و فلاح دُنیاوی چاہتے ہین تو مذہبی مسائل مین کیون بے جا دخل دیتے ہین اپنی بحث و تقریرات کو صرف دُنیاوی اُمور مین کیون منحصر نہین کرتے۔

اسکے جواب مین خانصاحب موصوف نے تہذیب الاخلاق ماہ

جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ مین ایک مضمون بہ عنوان (مسلمان ریفارمر) لکھا اور اسمین بزعم خود یہہ ثابت کیا کہ جب تک موجودہ مسائل مذہب اسلام کی بیخ کنی نہ کیجاوے مسلمانون کی دنیاوی ترقی ممکن و متصور نہین۔

اسکے جواب مین ہمارے پرانے دوست مولوی **سید الفت حسین** صاحب مدرس ٹرینینگ کالج لاہور نے ایک تحریر کی ہے جو جولائی ۱۸۹۸ء سے ہمارے پاس پہنچی ہوئی ہے اور وہ عدم گنجائش کے سبب درج رسالہ نہین ہوسکی۔ اب اسکو ہم درج رسالہ کرتے ہین اور مولوی صاحب سے اس التوا کی معافی چاہتے ہین۔

چونکہ مولوی صاحب کی تحریرات غالبًا حامل المتن نہین ہوا کرتین وہ برطبق حساب دوستان در دل۔ اپنے ذہن مین خصم کی بات کو نشانہ ٹہراکر اسکا جواب دیا کرتے ہین۔ اور اسمین وہ لوگ جو اصل بات کو نہین دیکھتے پورا حظ و لطف نہین اٹھا سکتے اسلئے ہم اولًا مضمون تہذیب الاخلاق کا خلاصہ بیان کرتے ہین پہر مولوی صاحب کی تحریر کو معرض نقل مین لاوینگے

خلاصہ مضمون تہذیب الاخلاق

مسلمان ریفارمر

نکتہ چینی کرنی غور کرکے بات سمجھنے سے بہت زیادہ آسان ہے۔ ہر شخص مین جس نے کسی معاملہ مین برسون غور فکر کی ہو اور اس شخص مین جس نے فی الفور اس پر نظر ڈالی ہو زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایک معمار مین جس نے نہایت غور و فکر سے ایک مکان کا نقشہ بنایا ہے اور ہر ایک

در و دیوار و بلندی و پستی کی نسبت سمجھنے مین اور ایک مکان کی دوسرے مکان سے مناسبت نکالنے مین ایک زمانۂ دراز تک غور و فکر کی ہے اور اس شخص مین جس نے نقشہ پر نظر ڈالتے ہی اسمین نکتہ چینی شروع کی ہے نہایت تفاوت ہے۔

ہمارے دوست ہم سے کہتے ہین کہ باوجودیکہ ہم اپنی قوم کے دنیاوی اور رفاہ و فلاح و تہذیب و شائستگی مین کوشش کرنا چاہتے ہین تو پھر کیون مذہبی مسائل کو بحث مین لے آتے ہین اور مسلمانون کا دل دکھاتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ دنیاوی ترقی کے اسباب (جہانتک کہ غور کیجاتی ہے) حصول علم۔ اتفاق قومی۔ راستبازی۔ امتیاز حقوق وغیرہ ہین ان امور کی مذہب اسلام مین کہیں ممانعت نہین بلکہ ترغیب ہے۔ مگر ہمکو افسوس ہے کہ باوجودیکہ ہمارے دوست چاہتے تھے کہ مذہبی مسائل کو علیحدہ رکھین مگر خود انہون نے انہین چیزون کو جنکو اسباب ترقی قرار دیا ہے مذہبی امور قرار دیدیا اور فرمایا کہ ان امور کی مذہب اسلام مین کہین ممانعت نہین بلکہ ترغیب ہے۔ مذہب کے رو سے ممانعت نہ ہونے کے معنے یہ ہین کہ مذہب کے رو سے جائز ہے اور ترغیب ہونے کے یہ معنے ہین کہ مذہب کے رو سے مستحب ہے پس وہ خود ایک ذراسی بات مین بھی بحث مذہبی سے نہ بچ سکے۔ پھر وہ ہمکو نصیحت کرتے ہین کہ اگر فی الحقیقت خیر خواہی قومی کا جوش ہے تو حصول علم کی ترغیب مین جسقدر منظور ہو تحریر کیجئے تقریر کیجئے فن تجارت مین کتابین تصنیف کیجئے۔ رسالہ جات طبع کرائیے فن زراعت مین تدبیرین تعلیم کیجئے اہل فن کے تجربون کی صراحت کیجئے یہ ایسے امور ہین کہ جن سے قوم کو قطعی نفع پہنچیگا اور شکر گذاری کے ساتھ ہر شخص اپنے نفع رسان کا شکریہ ادا کریگا یہہ کیا ضرور ہے کہ ملا یکے کے وجود پر

بحث کرکے بے سبب اہلِ اسلام کے دل دکھائے جاوین یا حشر و نشر پر استدلال کرکے مسلمان ستائے جاوین اور ترغیب ترقی کا بہانہ کیا جاوے۔

ہم یہہ بھی نہایت خوشی سے اس نصیحت پر عمل کرنا چاہتے ہین مگر ہمارے دوست ہمکو بتاوین کہ انہین امور کی کوشش کرنے مین مذہبی بحث سے ہم کیونکر بچ سکتے ہین حقیقت یہہ ہے کہ ہمارا مروج اسلام جو اب ہماری تمام قوم کا اسلام ہے اس نے انسان کے ہر ایک فعل و قصد و ارادہ پر ایسی قیدین لگائین ہین اور ایسی حدّین مقرر کردی ہین کہ کوئی کام دُنیا یا دین کا ایسا نہین ہے جو بغیر مذہبی بحث کے شامل ہوئے بحث مین آسکے۔ پس یہہ کہنا کہ دُنیاوی امور کی رفاہ و فلاح کے بحث مین مذہبی مسائل کو کیون لے آتے ہین غور سے پہلے نکتہ چینی کرنا اور سمجھنے سے پہلے فیصلہ کردینا ہے۔

(اسکے بعد آنریبل صاحب نے ان مذہبی قیدون اور بندشون کو بیان کیا ہے جو مسلمانون کو ترقی علم و تجارت و ملازمت سے مانع ہین۔

قیود موانع علم کے بیان مین کہا ہے کہ مسلمان فلسفہ۔ منطق۔ کلام کو حرام سمجھتے ہین انگریزی پڑھنے کو منع کہتے ہین۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ہیئت۔ علم تشریح ابدان۔ علم طبعی کو مخالف اسلام سمجھتے ہین۔

قیود موانع تجارت و ملازمت کے بیان کیا ہے مسلمان ہنڈوی اور بیمہ کراتے بیمچک پر معاملہ بیع شراء طی کرتے سونے چاندی کی بیع مین بعوض صنعت مبیعہ زیادہ عوض دینے سود لینے دینے کو حرام جانتے ہین مفتی شرف الدین رام پوری اور مولوی برہان الدین اٹھی نے جواز سود کا فتوی دیا تہا جنکو سب نے کافر ٹہرایا تھا۔ شراکت کی صورتون کو ناجائز کہتے ہین۔ معزز نوکریون کو حرام سمجھتے ہین اسکے بعد کہا ہے)

مسلمانون کا روان روان مذہب سے ایسا چگر دیا گیا ہے کہ کوئی بات بھی مسلمانون کے حق مین بغیر مذہبی مباحثہ کے کہی نہین جا سکتی - تحث کی جاتی ہے کہ سر کے بال اسقدر رکھنے جائیز اسقدر ناجائیز - مانگ اس طرح پر رکھنی جائیز اس طرح پر ناجایز ہے - موچھہ اتنی باریک کٹوانی واجب ہے یا بالکل استرے سے مُنڈوانی - بغلون کے بال اُسترے سے مُنڈائے جاوین یا اُکھاڑے جاوین موچھہ قینچی سے کتروائی جاوے یا چاکو سے مسواک پر رکھہ کر کاٹی جاوے بالون مین کنگی کے دفعہ کیجاوے سُرمہ آنکھہ مین کیونکر لگایا جاوے ناک کے بال کیونکر اُکھاڑے جاوین مسواک کس چیز کی کیجاوے - سر پر عمامہ کس وضع کا باندہا جاوے شملہ کس طرح اور کسقدر لمبا نکالا جاوے - کس رنگ کا ہو - کافرون کے ہان کا بنا ہوا کپڑا پہننا جائیز ہے یا ناجائیز - کُرتا کس قطعہ کا ہو تہمند کیسا ہو آزار پہننی جائیز ہے یا نہین سوائے اِسکے اَور کسی قطع کا کپڑا پہننا کُفر ہے یا نہین احجار کے سوائے اور کسی چیز سے استنجا جائیز ہے یا نہین - کونسی وضع بیٹھنے کی جائیز ہے کھانا کھانے مین ہاتھہ ٹیک کر کھانا مکروہ ہے یا نہین اونکڑو بیٹھہ کر کھاوے یا دوزانو یا الہتی پالہتی مار کر - کس طرح پر لیٹے کس طرح پلنگ بچھاوے گدگدا بچھونا ہو یا سخت - کتنے پانی سے نہاوے کس قطع کا مکان بنانا جائیز ہے اور کس قطع کا ناجائیز کتنے ہاتھہ سے زیادہ مکان کو بلند کرنا مکروہ ہے - کن لوگون سے ملنا چاہئے کن سے نہ ملنا چاہئے کافرون سے صاحب سلامت حرام ہے یا نہین کافرون سے سچی دوستی و محبت امورات تمدن و معاشرت مین کُفر ہے یا نہین پس ہمارے احباب معترض بتاوین تو سہی کہ مسلمانون کی وہ کونسی بات ہے جو بغیر مذہبی بحث آئی طے ہو سکتی ہے -

اسکے بعد مسلمانون کا ابتدا مین جبی گڈیان رکھنی انگریزی جوتا
پہننے سے منع کرنا ذکر کرکے فرمایا ہے۔

ہان اسقدر ہم اپنی تقصیر کا اقرار کرتے ہین کہ بعض ایسے مسائل پر بھی ہم نے بحث کی ہے جن پر بحث کرنی دُنیاوی اُمور کے اعتبار سے چندان ضرورت نہ تھی مگر یہہ خاص ہمارے دل کی بات ہے دوسرا شخص اسکو سمجھہ نہین سکتا اسکا بیان کرنا مین کبھی پسند نہین کرتا مگر جو کہ اب اس امر نے ایک قومی امر کی شکل پیدا کی ہے اسلئے اسکا بیان کرنا ضرور پڑا ہے۔

اس بیان کا ماحصل یہہ ہے کہ موجودہ مسائل اسلام مین ایسی غلط و بے اصل باتین بھی شامل ہین جنکے غلط و بے اصل ہونے پر وہ علوم شہادت دیتے ہین جنکو ہم دُنیاوی ترقی کے لئے مسلمانون مین رواج دینا چاہتے ہین۔ پس اگر اُن مسائل کو دین اسلام سے خارج نہ کیا جاوے تو اُن علوم کی روشنی و رواج سے مسلمانون کا مذہب اسلام سے خارج ہونا لازم آویگا اور یہہ امر قومی ترقی کے مخالف ہے۔ اسکے بعد فرمایا ہے۔

یہہ مُشکل کچھہ مسلمانون ہی پر منحصر نہین ہے ہر مذہب سے برابر متعلق ہے خود عیسائی مذہب کو علوم نے اسقدر نقصان پہنچایا ہے کہ کسی چیز نے نہ پہنچایا ہوگا عیسائی علما نے اس نقصان کے رفع کرنے مین نہایت کوشش کی ہے اور کوشش کرتے ہین اگر وہ اپنی کوششون مین کامیاب ہونگے تو اپنے مذہب کو علوم کے صدمہ سے محفوظ رکھینگے ورنہ کسی طرح محفوظ نہین رکھہ سکتے۔

جس زمانہ مین کہ مسلمانون نے علوم حکمت و فلسفہ یونان کی تحصیل پر توجہ کی اس نے مذہب اسلام ایسا صدمہ پہنچایا کہ کسی مخالف سے مخالف سے بھی

نہین پہنچا تھا علمائے علم کلام اس نقصان کے رفع کرنے پر متوجہ ہوئے اور جو کچھہ وہ کر سکے اُنہون نے کیا مگر اِس زمانہ مین خیالی باتین زیادہ تہین اور ہر ایک شخص اپنے خیال کا تبنگر بنا دیتا تھا اس زمانہ مین ہر ایک چیز کے لئے تجربہ و مشاہدہ شاہد موجود ہے جسکے مقابلہ مین کسی کا خیالی تبنگر کام نہین دے سکتا۔

یہی وجہ تہی کہ اگلے زمانہ کے عُلماء نے سوائے علمِ دین کے اور علوم کے پڑہنے پڑہانے کو حرام اور ممنوع قرار دیا تھا۔ اُنہون نے بعوض اِسکے کہ روشنی مین جو چیزین دکہائی دیتی ہین اُنکی حقیقت بتاوین یہہ صلاح دی تہی کہ آنکہہ بند کر لو اور ان چیزون کو مت دیکہو مگر اُنکی یہہ تدبیر کارگر نہ ہوئی اور جن علوم کو وہ خارج کرنا چاہتے تہے وہ خارج نہ ہو سکے۔ عیسائی عالمون نے بھی ابتدا ابتدا مین اُن علوم کے مٹانے مین اور عیسائیون مین اِنکا رواج نہ ہونے دینے مین نہایت بے رحمیان اور سخت سخت تدبیرین کین مگر کچھہ کامیابی نہین ہوئی اور یورپ ہی جو مرکز عیسائی مذہب کا تہا مخزن اُن علوم کا ہو گیا۔

حال کا زمانہ اِس قدیم زمانہ سے زیادہ مختلف ہے اور اب کسی شخص کی قدرت مین نہین رہا ہے کہ اِن علوم کی شعاعون کو روک سکے بلکہ اگر کوئی اہلِ مذہب علوم کی روشنی مین اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرنے کے بدلے اُن علوم کے رواج کا مزاحم ہو تو علانیہ اِس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اِسکا مذہب علوم کی روشنی برداشت کرنے کے قابل نہین ہے مجہہ کو اِس بات کا یقین ہے کہ ٹہیٹ مذہبِ اسلام اُن نقصانون سے جو کسی مذہب کو علوم کی صداقت سے پہنچ سکتے ہین مبرا و پاک ہے اور

جسقدر نقصان بمقابلہ علوم کے اُسمین دکھائے دیتے ہین وہ ہمارے عُلمأ کے نقصان مین جو مذہب مین شامل ہو گئے ہین بہت لوگ ایسے ہین جو میرے اِس خیال کو غلط بتاتے ہین اور سمجھتے ہین کہ تمام مذاہب جن مین اسلام بھی داخل ہے اِس نقصانون سے مبرّا نہین ہین مگر میرا یقین خواہ وہ صحیح ہو یا غلط یہی ہے کہ وہ مبرّا ہے پس مین دیانتاً اپنا فرض سمجھتا ہون کہ مین اُن باتون کو ظاہر کرون جن سے میرے دل مین اِس بات کا یقین ہوا ہے کہ مذہبِ اسلام اُن نقصانون سے پاک ہے جو کسی مذہب کو علوم کی صداقت سے پہنچ سکتے ہین اِن باتون کے ظاہر کرنے سے نہ میرا یہہ مطلب ہے کہ اُن مسائل کی کسی کو تعلیم دیجائے نہ یہہ مطلب ہے کہ لوگ اُنکو تسلیم کرین نہ اُنکے بیان کرنے سے کسی کا دل دُکھانا مقصود ہے نہ کسی سے مباحثہ قائم کرنا بلکہ خود دیانتاً جو مین اپنا فرض سمجھتا ہون اُسکا ادا کرنا مقصود ہے"

خلاصہ مضمون تہذیب الاخلاق تمام ہوا جسکے اتمام سے ریمارک بھی ختم ہوا۔ اب مولوی اُلفت حسین صاحب کی تحریر کو جو اِسکے جواب مین ہے نقل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گذارش بخدمت نیچری رفارمر مدعی اسلام

ہر یکے ناصح برائے دیگران ناصحِ خود یافتم کم در جہان

انسٹیٹیوٹ علیگڈھ مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۸۰ء مین ایک مضمون تہذیب الاخلاق سے چُنکر بہت کچھ نکتہ چینی کی گئی ہے۔ ہم بھی مانتے ہین کہ نکتہ چینی و خورد بینی و اعتراض و تضحیک و استہزا آسان بات ہے اور غور و تامل شے دیگر ہے لیکن یہہ ثابت کرنا کہ ایسا کرنا

کرتا ہے یہہ دوسرا امر ہے - واقعی سوچ سمجہہ کر بات کہنی اور سرسری نظر ڈالنے مین زمین آسمان کا فرق ہے مگر اکیلے کی سوچ سمجہہ کیا اور ایک تنہا معمار کے غور و تفکّر پر بہروسہ کرنا کیسا - جبتک کہ کئی عقلین نہ ملین - ایک مستری جو کسی مکان کا تخمینہ کرے بمقابلہ چند مستریان راست و درست نہین سمجہا جا سکتا - اور ایک جج جو بدون اسیسرون اور وکیلون کی رائے سُننے و سمجہنے کے مقدّمہ تجویز کرے اُسپر اعتماد و وثوق نہین ہو سکتا ہے - جیسا کہ اُس جج کی رائے پر بہروسہ ہو سکتا ہے جو انکی رائے سُنکر حُکم صادر کرے رائیون کا اختلاف بغیر مقابلہ کرنے بہت سی رائیون کے اور بدون تحقیق و تنقیح و بحث کے رفع نہین ہو سکتا اور بغیر ٹکرائے بہت سی عقلون کے اور بغیر مشورہ عُلماء و داناؤن کے رائے صحیح نہین سمجہی جاتی - اگرچہ اکیلا آدمی کوٹھی مین بیٹہہ کر کتنا ہی غور و تفکّر کیون نہ کرے - آدمی کے لئے اور آدمیون کی عقلین آئینہ ہین - اور بغیر آئینہ کے اپنے چہرہ کا عیب و صواب معلوم نہین ہو سکتا - اسی واسطے جو لوگ اِس طرح کی تحقیق و تنقیح کی حقیقت سے بے بہرہ ہین وہ اِس فقرہ کو عمل مین لاتے ہین کہ خود را فضیحت و دیگرانرا نصیحت - حق یہہ ہے کہ بسیار سفر بائد تا پُختہ سود خامی - اِس مرحلہ کا طے کرنا بہت مُشکل ہے - سعدی نے سچ کہا ہے کہ علم بے بحث و مال بے تجارت نہ افزائد - تنہا قلم فرسائی اور کاغذ پہ روشنائی پہیرنے اَور بات ہے - اور انصاف اَور چیز ہے - اِس تحریر مین رفارمر صاحب بہادر نے اول اِسپر زور طبع دیا ہے کہ ترقّی قوم کی اُمور دُنیا مین بغیر بحث مسائل دینی کے نہین ہو سکتے - حالانکہ یہہ مقدّمہ تنقیح طلب ہے - تحقیق یہہ ہے کہ اگر کرے تو بہت کچہہ ہو سکتی ہے - اور یون تو اُلجہاؤ کیا نہین ہو سکتا - ہزارہا آدمی بغیر دخل دیئے دین کے اُمور دُنیاوی مین ترقی کر رہے ہین - سینکڑون مدرسہ علوم دُنیاوی دُنیا مین ایسے قائم ہین اور لاکہون کتابین علم دُنیا کی ایسی تصنیف کی گئی ہین کہ اُن مین مسائل دین کی کچہہ بہی بحث نہین کتاب نظم الممالک† جو خانصاحب کی توجّہ سے مترجم ہو کر شایع ہوئی ہے

† دیکہو اشاعۃ السنہ نمبر (۴) جلد (۴) جسمین نظم الممالک کے مضامین کا خلاصہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ایک اُنہین مین سے مطبوع ہے - اور اُلجاؤ چاہو تو بہت کچھہ ہوسکتا ہے - فی الحقیقت ناصح مُشفق نے تو صحیح کہا تھا مگر رفارمر صاحب ایسی کب سُنتے ہین - مزاج تغلب پسند ہے ہر بات مین اپنا مرغا جتانا چاہتے ہین - بھلا وہ کس کی بات مانتے ہین - بہت دنون مین اب اب کرکے تو جواب دینا سیکھے ہین - پھر زبانِ قلم کیسی رُکے - اُس ناصح مہربان کی نصیحت کو اعتراض قرار دیتے ہین حالانکہ ہمدردی اُسکے قول سے ٹپکتی ہے - آیندہ ناصح ہمدرد کے قول پر ایک اعتراض لفظی و عبارت کا بھی جڑتے ہین - اگر کوئی اور ایسا اعتراض کرتا تو اُسپر مینڈھے لڑانے کی بہتی کہتے - اور کٹھہ مُلا و نیم طالب علم کی پہباتے - آپ فرماتے ہین کہ معترض بھی حدیث اطلبوا العلم کو پیش کرنے کی بدولت مذہبی بحث سے اِس ذراسی بات مین نہ بچ سکے - سبحان اللہ کیا خوب یہان تو ناصح شفیق کو اِسقدر مذہبی بحث منظور ہی ہے - یہہ تو اُنہون نے خواہی نخواہی قصداً اتمام حجت شرعی کے لئے کہا ہے کہ تحصیل علوم کا مانع دین اسلام نہین بلکہ شرع مین بدلیل حدیث طلب علوم ترغیب پائی جاتی ہے - اِسپر آپکا اعتراض نہائت خوش فہمی کا نشان ہے - آگے جو آپ نے بابت تحصیلِ علوم علی العموم و علی الخصوص عُذرات پیش کئے ہین اور اُلجھاؤ ڈالے ہین وہ صاف طبیعت والا کی کجی سے ہین - جو اپنے بول بالا رکھنے کے لئے اکثر حضور کی مزاج تغلّب امتزاج مین ہے - مانا ہو تو بلا اُٹھا دے - جو کام کرنا نہین ہوتا - حیلہ گر آدمی اُسکی وجوہ عُذرات ناحق کچھہ نہ کچھہ گھڑ لیا کرتا ہے - ؎ خوئے بدرا بہانہ بسیار - اور جو باتین لکھی ہین اور عذر لنگ پیش فرمائے ہین وہ سب بالائی و مرجوح

---

† مین سمجھتا ہون کہ ناصح معترض کی غرض یہہ نہین ہے کہ مذہبی مسائل کا ذکر ہی نہ آوے بلکہ غرض اِس کی یہہ ہے کہ مسائل مسلمہ مذہبی کی بیخ کنی و تخریب نہ کی جاوے پس اگر معترض نے مذہب کی حمائت مین ایک حدیث کو جسکو وہ حدیث سمجھتا ہے پیش کیا اور اِس سے یہہ اثبات کیا کہ اسلام و مذہب ترقی دنیا کا مانع و حارج نہین ہے تو اِس نے اپنی غرض کا کیا خلاف کیا - اڈیٹر

وخارج از بحث و کہنہ از کار رفتہ ہین - گڈے کوئلے اُکہاڑے ہین - گویا ناچار ہو کر چاہتے ہین کہ حال کے مسلمانون کو تو انگریزون مین بدنام کرین - اور خود سرخرو بنین - عام انگریزون کو ان مسلمانون سے (جو سب کچہہ پڑہتے لکہتے ہین - اور سب طرح کے پیشے و تجارت عرب و عجم مین براہ خشکی و تری کر رہے ہین) حضورِ عالی بدگمان کرین - فقط ایک آپ بغیر علم خیر خواہ رہین - ورنہ یہہ سب ابحاث ماضیہ گذر چکے - مسلمانون کو یہہ باتین یاد ہی نہین چہ جائیکہ یہہ خیالات اُنکے مانع ترقی ہون - گذشتہ را صلوات اگر شروع مین کہین کہین یہہ ذکر آئے بھی تہے تو اُسیوقت وہ زائد باتین پست ہوگئین بلکہ اُبہرنے بہی نہ پائین - بعض خواص تک بھی نہ پہنچین - اب اُنکا ذکر کیا - اُنہین دنون مین فیصلہ ہوگیا - ایک ایک بات کے دس دس جواب بھی ہوگئے - ترقی دنیاوی بند نہ ہوئی - اب اُن پُرانے قضیون کو یاد دلانا پُرانے عقلمندون کا کام ہے - یا غرض باطل اُنسے متعلّق ہے -

خاص خاص موانع اور وجوہ جو بیان کئے ہین اگرچہ وہ خارج از بحث ہین تسپر بہی کچہہ مفید مطلوب حضور نہین - یہہ وجوہ سب سرسری نظر سے درمیان مین لائے گئے ہین کوئی علم ادب کوئی علم تشریح کوئی جغرافیہ کوئی ہسٹری یعنے تاریخ ایسے نہین کہ اسلام معتبر قرآنی و متواتر کے متضاد و مخالف صریح ہو - اِن علوم کو مذہب معتبر سے کیا علاقہ اور کیا بحث - ہان اگر آپ اسلام مروّج اس اسلام جاہلانہ کا نام رکہین جو مرجوّج و متروک ہے تو البتّہ شائد کوئی گہڑی ساعت خوش ہو سکتے ہین - افسوس ایسی پست باتون کا ذکر ہی کیا جنکو مسلمان لغو سمجہتے ہین - اگر رفارمر صاحب بہادر مسلمانون کی انہین نامسموع باتون کو سُنا سُنا کر بار بار دل خوش کرتے ہین تو بہت اچہے مصلح ہین - یہہ افادات ایسے ہین کہ شیر کے شکار کا تو نام اور گیدڑ مارنے کا کام - از افادات پیر جی چہ عجب - گربہ شاشید گفت باران ست - ناصح دل سوز تو عرض کرتا ہے کہ نفی وجود ملائکہ و حشر و نشر

وغیرہ کی بحث ناحق نکالکر کیون مسلمانون کا دل دُکھایا جاتا ہے - اور حضور اسکے جواب مین کن باتون کو لے دوڑے - کبھی بعض فقہا کے مسائل عجائب کو لے بیٹھے ہین - اور حسب عادت طفلی اُن پر خوب ہنستے ہین اور اسے خصم کا جواب صحیح سمجھتے ہین - کبھی مفسرون کی ذہنی تفسیرون کو پیش کرکے دستاویز اپنی عقلمندی کی بناتے ہین - اور اس پیرایہ مین اپنی غلطیون کا عُذر چاہتے ہین - اَورون کی رائون پر قہقہہ لگاتے ہین - اپنی نیچری باتون کو خردمندی جانتے ہین - حالانکہ اُنسے زیادہ البعد ہین - تاویلات کا نام دوسرے کو لینے نہین دیتے - آپ سب سے زیادہ بڑھکر ایسی تاویلات دور دراز از قیاس والفاظ کرتے ہین کہ سوفسطائی بھی اس تحریر کے آگے دم بھرتے ہین - بھلا کہان تو اس بیچارہ ناصح معترض کا یہہ کہنا کہ وجودِ ملائکہ وحشر ونشر پر کیون بحث کرتے ہو - کہان یہہ مدعی اصلاح کا جواب کہ بعض مفسرین کی تفسیرین ایسی ہین - اور فقہا کے مسائل اس قسم کے ہین - ناصح قرآن اور متواترات کے موافق کہتا ہے - حضور متروکات ومخذولات سے مقابلہ کرتے ہین - کیا سمجھہ ہے کچھہ نہ کچھہ کہہ دینا - معلوم ہوا کچہریون مین سے یہی باتین حاصل ہوئین کہ پہلے اپنے دعوی کو مقدم رکھنا اور اُسپر کچھہ نہ کچھہ وجوہ چالاک وکیلون کی طرح گھڑے جانا واقعی انصاف اَور چیز ہے - اور زبان آوری وشوخیٔ قلم اَور بات ہے - دُنیا کے رشتہ ناطہ مین بھی تہذیب الاخلاق نے ایک ایسا مضمون† چھاپا تھا - پھر رسالۂ ردّ تبرا پر ایک تفریظ لکھی جسکا یہہ مضمون تھا کہ مذہب کو علیحدہ رکھہ کر سُنی وشیعہ وغیرہ سلوک پیدا کرین اور ایسا کر سکتے ہین - اب جو ناصح نے اسی طرح کی بات سمجھائی کہ میان مذہب کو ایک طرف رکھہ کر فقط دُنیاوی امور مین ترقی مسلمانان چاہو جسکا تمکو ادّعا ہے اور تم تہذیب الاخلاق کی غرض ووجہ تسمیہ بیان کرچکے ہو - تو مضمون تفریظ رسالۂ تبرا وغیرہ سب کو بھولکر یہہ لکھہ دیا کہ عوامی اسلام ترقی دُنیاوی کا مانع ہے - اور وہان تبرا گوئی

† جسمین صاف کہا ہے کہ دین ودُنیا کا ایسا مستحکم رشتہ ہے جو کسیطرح ٹوٹ نہین سکتا - دیکھو اشاعۃ السنہ

مانع محبت سُنّی و شیعہ نہ تہی - حالانکہ ناصح مہربان اسلام عامی کا ذکر ہی نہین کرتا - وہ تو اصول کو لیتا ہے - اور مسائل قرآنیہ و متواترہ کا ذکر کرتا ہے - یہہ حضرت خواہی نخواہی اُلجہاتے ہین - اور بعض تفسیرون اور شاذ و نادر اقوالِ فروعی فقہا کا حیلہ حوالہ بتلاکر ناواقف لوگون کو ہنساتے ہین بالفرض ہم نے مانا کہ علوم حال و متواتر اسلام مین اختلاف و تضاد بہی ہو تو تحقیق و ثبوت تفسیر اور تاویل اپنی مراد و معتقدات کے ایسی صحیح و دلچسپ ہو کہ ماہران فن کا انصاف اُنکی داد دیسکے اور وجدان سلیم کہہ تو اُسے قبول کرے نہ مثل تفسیر سورۂ فیل محض اباطیل مین سے ہو -

یہہ جو رفارمر صاحب نے فرمایا ہے کہ علوم حال نے عیسائی مذہب کو بہی بہت صدمہ پُہنچایا ہے اسی طرح خوف ہے کہ وہ اسلام کو ضرر پُہنچاوے - کمترین عرض کرتا ہے کہ علوم حال نے اگر زائد مذہب عیسائی کو نقصان پُہنچایا ہے تو خیر ہمارے بہی زائد اسلام کو وہ شوق سے ڈہاوے ہمکو کہہ جائے رنج نہین - ہم خود اِسکو مُدّت سے ترک کر چُکے ہین ہمارے محققین محدثین و عُمدہ فقہا اُسکی تردید کر چُکے - اور اُسے غیر ضروری وغیرہ صحیح ثابت کرتے چلے آتے ہین - اصولِ آحادیث و علم رجال و علم درایت اِسپر گواہ ہے - اگر یقین نہ ہو میزان ذہبی و تصریح و موضوعات ابن جوزی و فہرست ملا مجلسی وغیرہ ملاحظہ فرماوین پس اس صورت مین فضول اسلام کے ڈہانے مین علوم جدیدہ ہمارے مددگار ہونگے چشم ما روشن دل ما شاد - اور اگر اصل مذہب عیسائی کو علوم حالیہ نے بگاڑا ہے تو عیسائی اُسکا صحیح علاج کرینگے اور ہم بہی اپنے عُمدہ اسلام قرآنی و متواتر کا علاج کئی طرح سے نہائت انصاف و سچائی سے کرین نہ تاویلات بعیدہ رکیک سے چنانچہ عیسائیون نے ملحدون اور نیچریون کا مقابلہ بڑی درستی کے ساتہہ کیا ہے کہ اکثر نیچرلسٹ لوگ اپنے حملہ سے پس پا ہوئے - اور کہین نیچر کے پہلے مختار معنے چہوڑ کر اَور معنے لئے - کہین نیچر کی تفریقین کین - اسی طرح اہل اسلام کو غور و فکر و انصاف و راستی سے کام لینا چاہئے

نہ منہ زوری وزبان درازی سے اگر یہہ بات ہے تو دیگر متکلمین ومجادلین ومکابرین وماولین نے کیا قصور کیا۔ تمہارا طرز تحریر آجکل ایسا انگریزی طور پر ہے اُنکا عربی فارسی دیسی طور پر ہے تم دوچار انگریزی لفظ مثل ہسٹری ولٹریچر لکھہ کر خوش ہوتے ہو اُنکی زبان عربی وفارسی مثلاً ہوگئی ہے **فیصلہ مختصر** جو کچھہ علوم جدیدہ ظاہر کرین اول اُسکو بخوبی دیکھا چاہئے کہ وہ نتیجہ ظنی ہے یا یقینی یا فقط توہم اور اُسکا ثبوت کیسا ہے۔ اگر یقینی درجہ کا ہے (حالانکہ ایسا بہت ہی کم ہے) تو البتہ قرآنی ومتواتر اسلام کا مسئلہ مخالف قابل وتاویل وتبیین صحیح ہے نہ یہہ کہ فقط اِدہر اوپر کی سُنکر جھٹ آستین چڑہا اپنے متواترات قرآنی کو بدلنے بیٹھہ گئے اور تاویل وتسویل بلکہ تحریف معنوی پر جُھک کر دوسری طرح سے اُصولِ ثابتہ صحیحہ وقرآن کا خون کرنے لگے۔ اِس قول پر بھی اپنے پرائے سب ہینگے اور ہٹ دہرم بتائینگے۔ پہلے نادان وجاہل ہی کہتے ہونگے اب دیدہ ودانستہ غیر منصف جانینگے۔ اور وہی اسلام کی خرابی ہوگی۔ اگرچہ کچھہ طرز خرابی وکیفیت نقصان بدل جائے پہلے دس برس مین اسلام بگڑتا تو اب اِن فعلون سے دوچار دن مین بگڑتے دیری نہ لگیگی۔ حضور کو اِن نئی باتون کا جسقدر علم ہے وہ تو واقفین خوب جانتے ہین خوراک و

† یہہ خرابی ہوگئی کیا؟ ہوگئی مخالفین اسلام خانصاحب کی تاویلات تکلف آمیز دیکھہ کر اسلام پر ہنستے ہین اور برملا کہتے ہین کہ اگر اسلام یہی ہے جو خانصاحب بیان کرتے ہین تو یہہ محض بناوٹی ہے امرتسر مین ایک آزاد منش جنٹلمین ناظرین وشائقین تہذیب الاخلاق سے ہین وہ تہذیب الاخلاق پڑہ کر اسلام پر ہنسا کرتے ہین۔

اُسی شہر مین ایک اور عیسائی صاحب (پادری عماد الدین نامے) ہین اُنہون نے بڑی شدومد سے اپنے رسالہ **تنقید الخیالات** مین کئی جگہ ایسی باتین کہی ہین ایک جگہہ رسالہ اول کے شروع مین کہا ہے "اب وہ (یعنی آنریبل صاحب) اسلام کی مرمت کے درپے ہین تاکہ اُسکی شکست ریخت کو مرمت کرکے اُسی پائیداری بخشین مگر یہہ بھی انہونی بات ہے اُنہون نے

پوشاک پر نہ جائیے - بس آپ جو کچھہ کسی ملحد یا دہریئے سے سُنتے ہین - جلد قرآن کی تبدیل پر طیّار ہو جاتے ہین - یہہ بہی تقلید ہے بلکہ اپنون کی چہوڑ کر غیرون کی - ولایت مین ہمیشہ ایسی الحادات ہوتے ہین کہ فی سیکڑا ایک دو صحت کو پہنچتے ہین - نبوّت کا ہر سال دعویٰ ہوتا ہے چونکہ خاتم نبوّت ہو چکے لہذا کسی کا دعویٰ نقش پذیر نہین ہوتا - سال گذشتہ مین ایک نبیہ ہو چکی ہین - چند برس گذرے کہ ڈاکٹر دن نے مُردہ جلانیکا حکم کیا تھا - پادریون نے بہت صحیح طور پر اُسکو روکا - جناب ہوتے تو ضرور فی الفور گڈے مُردے اُکھڑواتے - بات یہہ ہے کہ ذہین بے علم اسی طرح جلدی کرتا ہے خصوصاً جبکہ اُسے قلم کا لپکا اور میری بننے کا چسکا ہو آپکے دل پر ہر ایک باب مین (الّا ماشاء اللہ) ایسی وقعت دہریون اور ملحدون کی بیٹہہ گئی ہے کہ دوسرا نظر مین جچتا ہی نہین - سبب

---

۴ نام تو مرمت کا لیا ہے لیکن جو کام کرنا شروع کیا ہے وہ مرمت نہین ہے بلکہ ایک اَور بُنیاد ہے جسکو ہم ہرگز اسلام نہین کہہ سکتے"

اور ایک جگہ رسالۂ دویم مین کہا ہے "اُنہون نے تمام اصول اسلام ہی پھینک دیئے ہین پھر اسلام کی بُنیاد محمد صاحب نے قرآن مین قایم کی تہی + + + اور یہہ کام اِس مراد سے کیا ہے کہ اسلام قدیم کے اُصول و خیالات مخالفون سے شکست کہا چکے ہین لیکن جب وہ اِس طرح کی اُلٹ پُلٹ اسمین کرینگے تو مخالفون کے اعتراض اِس جدید اسلام پر نہ ہونگے + + + میرے خیال مین اسلام قدیم کی نسبت اسلام جدید پر زیادہ تر سخت اعتراض واقع ہوتے ہین" پھر اسکی تفصیل بہت توہین سے کی ہے - اور ایک جگہہ رسالۂ سوم مین کہا ہے (کہ آپ) خانصاحب نبی کی تعریف مین صرف اخلاقی و روحانی علم کی قید اسلئے لگاتے ہین کہ نبی کی حد مین سے معجزہ یا پیشین گوئی کی طاقت کو ایسا خارج کرین کہ پھر کوئی عیسائی نہ کہے کہ حضرت محمد صاحب نبی نہین ہین اسلئے کہ کوئی معجزہ اور پیشین گوئی ظاہر کرنیکی اُنمین قدرت نہ تہی

یہہ تو آنریبل صاحب کے عُذرات (بواعث تاویل و تحریف) کا جواب ہے رہا جواب پادری صاحب کے الزامات کا سو ہم عنقریب اِن رسائل کے ریویو مین دینگے انشاء اللہ تعالیٰ - اڈیٹر

یہہ کہ وہ اکثر حاکم و فلسفہ دان صاحب وقعت و وقار دُنیا وی ہین پس اُنکا قول ہی آپکی نظر مین مُوقّر و مُعتمد ہے - اور غریب لوگون سے تو آپکو ایسے مباحث کا اتّفاق نہین پڑا - یا واقفین طرفین و ماہرین اطراف سے بباعث بُعد مدارج نوبت گفتگو ہی نہین آئی - یا کسی سے آئی بھی ہو تو وہ حضور سے بلحاظ دُنیا وی دب گیا - یا خوشامد مین مرگیا پس ایسے امیرون کی جہل مُرکّب جانے کی کون صورت ہے - خیر عنقریب خدا ہی فیصلہ کرنیوالا ہے (ع) وگر تو می ندہی داد روز دادی ہست - وسیعلم الذین الخ - بھلا جب تک کوئی بات مخالف و مقابل قرآن و اسلام صحیح مثل وجود ملائکہ و آیات بیّنات بطور صحیح ثابت نہ ہو ایک دو مُلحد دہریئے کی مجذوبانہ بڑ یا شاعرانہ لہر پر اسلام صحیح ثابت یا قرآن متواتر سے باطن مین پھر جانا اور تحریف معنوی پر کمر باندھنی یعنے چہ - آب ندیدن موزہ کشیدن چہ ضرور - اوّل علمی بات کو ثابت کرو - پھر تخالف و تضاد باہمی کو دیکھو - بعد ازان تاویل صحیح کرو جو ماہرین علوم حال و قدیم کے نزدیک کسیقدر تو مقبول ہو -

جو مسلمان مثل شیخ بہاء الدین عاملی صاحب تشریح الافلاک وغیرہ گردش زمین کو جایز تصوّر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی دلیل اسکی بُطلان پر قایم نہین ہوئی وہ لوگ سما کو فقط بلندی کہتے ہین - اور ہر ایک ستارہ یا بُرج معہ لوازماتِ خود آسمان ہے اور اگر بخیال قدیم افلاک یا فلک الافلاک مان بھی لین تب بھی گردش زمین یا نظام بطلیموس سے کچھہ بُطلان اسلام لازم نہین آتا - کُتبِ الہامی کا بیان ایسے اُمور مین حسب رویّت ظاہری ہے - اسی طرح چشمۂ آفتاب کا دلدل مین غروب ہونا - اسکی بھی تاویل ہے کہ بحر مغرب اطلانطک کے قریب جہان سکندر جا پہنچا بظاہر آفتاب غروب ہوتا ہے یہان اب بھی بولتے ہین کہ تارہ یا چاند بادل مین چھپ گیا - یا پہاڑ کے پیچھے ہوگیا - اس سے یہہ نہ سمجھو کہ وہ پہاڑ یا بادل کے اندر گھس گیا - غرض اُلجھانا اَور ہے اور سُلجھانا اَور - رفارمر صاحب بہادر اسلام کے مُصلح تو خود بخود ہو بیٹھے - مگر علمِ جدید فقط سُنا

نیم خام حاصل ہے - ہم انصاف سے کہین گے کہ نہ بالکل قدیمی ہین نہ سراسر حالی - بلکہ علوم
مین راے مین طرز مین وضع مین کچہہ کچہہ قدیم وحال سے پُر ہین اور کسیقدر خالی - اگر اور بھی
ذرا کسی مسلمان واقف غریب کی بہی سُنتے تو البتہ انگریزون اور ملحدون کے سُننے سُنائے
بحثون سے بھی فائدہ اُٹہاتے - اب چونکہ خود جیسا جانتے ہین وہ سب واقفین (نہ جاہلین)
خوب جانتے ہین - پس دہریون کی ملحدون کی مانتے ہین - کیونکہ گردش زمین مین
دہلی کالج کے لوگون سے گردش مین آچکے ہین - تب سے مطلق عام انگریزون کے بہی
مقلد محض ہوگئے ہین - بعض طبایع بہی ایسے ہوتے ہین کہ بغیر ٹکر لگے مانتے نہین اور
ٹکرانے کے بعد پہر سنبہلتے نہین - جیسے ایک دریائی بط چاند کے عکس کو مچہلی سمجہہ کر بقصد
شکار حملہ کرتی تہی - کئی بار ایسا ہی کیا جب ثابت ہوا کہ یہہ دہوکا ہے تو پہر مطلق شکار
ماہی سے بہی باز آئی چونکہ پُرانے وقت کی تہی اُسے مچہلی کے نئے شکار کی تمیز ہی نہ ہوئی
خطا معاف جسکو گرہ کی نہ ہو وہ ایسا ہی ہوتا ہے - اور آپکو تو ہم نے بارہا اُمورِ دینی و دُنیاوی
مین آزمایا - ایسا ہی ذرا سی بات سُنکر لڑتے جہگڑتے پایا - جہان کوئی ایک ذرا
سی وہابی بدعتی کی بات آئی پس فوراً قہقہہ لگایا - ٹہٹہون مین اُڑایا - کبہی وہابیون کو
نیم کا کریلا بہت جلد بتایا - کبہی غیر مقلدون کو آسمان پر چڑہایا - ماشاء اللہ برق دم
ہین - پہلے تو کبہی سُنی و شیعہ کی بحث آنکہہ کہولکر بہی نہین دیکہی - تحفہ عزیزیہ و اجوبہ
شیعہ بھی نظر سے نہین گذرے کیونکہ شیعون مین آپ نے وقعت دُنیاوی نہین دیکہی
تہی اب بعض شیعہ کے پروہت ہی بلا وجہ فقط بطمع زر چندہ بن گئے - مباحثِ اسلام
و عیسائیان کچہہ دیکہے ہین مگر افسوس یہہ ہوا کہ ہم سے یہہ مباحثات و جوابات کیون
نہ صادر ہوئے - ہماری قلم سے یہہ تحریر کیون نہ جاری ہوئی - کچہہ شروع مین ایسی
باتون کے درپے ہوئے اور تبئین الکلام وغیرہ مین بنظر اعجازِ عیسوی کچہہ متصدی
معلوم ہوتے تہے - غدر ۱۸۵۷ء پڑ گیا - اِدہر لگ گئے - خیر تبئین الکلام تو کچہہ چہپوادی

مگر پہر وہ خیال کہان - لاکہون کوس گئے - اسباب بغاوت و ملکی رائین شروع ہوئین
دُنیاوی ترقی جو پائی اوپر بڑہی - پہر تو ایسی چڑہی کہ سوائے نیچر بے معنی فقط اسلام
کا نام باقی رہا - اب خدا کرے کچہہ اَور ترقی ہو تو معلوم ہو کہ کیا ظاہر ہو - مذہبی مدارج
مین تو فقط ایک ہی درجہ باقی رہ گیا ہے ++ - جو اُستاد ذکی و فرزند محمود کو حاصل ہے -
ایک امر ناگفتہ مین بہی حضور سے ایسی ہی غلطی و رجوع ظاہر ہوئی - غرض ایسے
متلون طبع بھی ہوتے ہین اور جہل مرکب ایسی ہی طبایع مین ہوتا ہے - رتبہ مقتضی سماعت و
قبولیت کا نہین ہوتا - بہلا اب کون ہے کہ جو حضور کو سمجہائے - ایک دو دفعہ کوئی قریب الرتبہ
کہتا بہی ہے تو اپنے سے کم رتبہ کی کیا مانین - سخن پروری خمیر مین ہے جو اُنکے جی
کیسی کہی - اُسپر قربان ہین - جہل مرکب کا یہہ ہی نشان ہے اگرچہ بعد بیان تحقیقی
مثال دینی کچہہ سرسری بات نہین لیکن جناب والا زائد باتون سے مضمون کو بہت
رنگتے ہین اور غلط کو صحیح بتلاتے ہین لہذا فقیر بہی ایک مثل اس جناب کی اندیشہ
دور دراز پر لکہتا ہے کہ کسی نے اپنے ایک دشمن کہار سے کہا کہ کل تو اور تیرا بیٹا
بگار مین پکڑا جائیگا اور زبردستی کابل کی لڑائی مین بہیجا جائیگا - سُنا ہے کہ اُسنے
یہہ سُنکر اپنے فرزند جوان کو زہر دے دیا اور کُنبہ کو مار دیا اور فرہاد وار اپنی جان شیرین
دی دشمن کو خوب ہنسنے کا موقع ملا - واقعی ایسے زود باز جوشیلے آدمیون کو اکثر لوگ
ایسا ہی خراب کرتے ہین - مگر یہہ حرکت اُنہین سے سرزد ہوتی ہے جو کہ گرہ کی کم رکہتے
ہین - یا ہٹیلے و جوشیلے اکہڑ بات کی پیروی پر دیدہ و دانستہ اُڑنیوالے ہین - بہلا جبکہ
حضور تاویلات بعیدہ سے اسلام کی شہرگ کاٹینگے تو کے گہڑی اسلام زندہ رہیگا
ملحد و دہریون نے نہ مارا - آپ نے مارا اور نیچریون نے چہری پہیری - مذہبی عیسائی
وغیرہ قہقہہ لگائینگے + کہ واہ مسلمان کیا جہوٹی بات بنانیوالے ہین - نیچریہ کیا ہین تاویلیہ

+ ابہی سے لگا رہے ہین دیکہو حاشیہ صفحہ (۲۶۸) ++ وہ مرتبہ انکار وجود خدا ہے جو پکے نیچرلسٹ کو حاصل ہوتا ہے

ہین - اور تاویلیہ ہی کیا بلکہ تسویلیہ و تحریفیہ - پہر پہرتے دیر نہین لگتی - معنے سے کیا لفظون سے پہر جائین - جبری ہوکر گہڑی پہر عقل سے تو کیا خدا سے پہر جائین سود کے جواز کا تو جناب نے ذکر کیا مگر اباحت شراب و مرغی مخنوقہ کا نام نہ لیا - اِس بغیر بہی سفر و سیاحت ممکن نہین جو تجارت کے واسطے ضروری ہے - خاص کر گوشت خنزیر جسکا مصلح شراب ہے یوروپ مین جانیکے لئے نہائت مناسب ہے - غرض جناب والا نے اپنی مفید مفید باتین تو لکہہ دین جو غیر منصفون کا طریقہ ہے اور باقی چہوڑ دین - اُنکی اباحت کا آئندہ فتویٰ دینگے اور یہہ کہکے چہوٹ جائینگے کہ شروع مین فُلان فُلان باب سے بہی تو کٹہہ مُلا انکار کرتے تہے ایسی ہی شراب و کباب ہے - یہہ وہی مثل ہے کہ کسی شیعہ نے ایک رسالہ بنایا ہے کہ فُلان عباسی کے وقت مین ایک شافعی مسلمان نے مذہب حنفیہ پر بطور نقل بنظر ہجو نماز پڑہی - شراب انگوری سے وضو کی - دو برگ سبز قرارت مین کہے - اسی طرح ہر ایک نے چار شخصون مین سے ایک دوسرے کے طریقہ پر نقلی نماز ادا کی کہ جس سے مذمت ظاہر تہی - اور اچہی باتون کو اُس نماز مین چہوڑ دیا - یہہ سب دغا و فریب کی طرز ہے - خود مطلبی محض جو ذہین و چالاک ہو اسی طرح کچہہ نہ کچہہ وجوہ جوڑ کر پیش کر دیتا ہے مگر حاکم مجوز جو سلجہا نیوالا ہوتا ہے اور جس نے سیکڑون مقدمات مین طرفین اور وکیل و مختارون کی بحثین سُنی ہین اور نہایت سنجیدگی و انصاف سے بے رو و رعایت ہزارہا مقدمات کئے ہین وہ ایسے دمون مین نہین آتے - اور زبان کی تیزی و قلم کی چالاکی سے ہرگز دہوکا نہین کہاتے - بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ وہ دوسرے کی سُنتے ہی نہین - انکو اتنی تاب ہی نہین کہ طرفین کے اظہار سُنین یا رد بکار پڑہین - پرائے کندہے بندوق چلاتے ہین - یہہ بات چند طرح پر ہوتی ہے بعض کا تو مذاق ہی مناسب نہین ہوتا - چنانچہ بعض انگریزون سے سُنا گیا ہے کہ قانون سے میری طبیعت مناسب نہین - واقعی ہر کسے را بہر کارے ساختند

بعض کو مطلق نزاکت دماغ مانع ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اعتقاد اسکا موجب ہوتا ہے کہ ایک ہی بات اپنے معتقد علیہ کی تو پسند ہوتی ہے اور وہی بات یا ویسی بات غیر سے سُننے کو دل نہین چاہتا۔ ایسے لوگون سے ان مقدمات مین فیصلہ ممکن نہین وہ حاکم اور جج ان اُمور مین نہین بن سکتے۔ اور ایک جگہہ تنہا مستری کیسا ہی غور کرے ایسا عُمدہ کام نہین کر سکتا۔ جیسے چند مستری رائے مُتفقہ و مشورہ سے کر سکتے ہین۔ دوسرے مستری کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیسا ہے بعض ایسے احمق مستری خود رائی ہوتے ہین کہ ڈیڈہ اینٹ کی جدی ہی چُناتے ہین اور وہ بھی خراب۔

المختصر جو ناصح شفیق کی غرض تہی وہ تو آخر مین ماننی پڑی لیکن یہہ عذر کہ وہ میری دلی بات ہے مین نہین کہتا کہ کوئی اُسے مانے الخ۔ یہہ سراسر بیجا ہے کہ اگر آدمی ایسے اُمور کے چھاپنے اور شور و غُل اُٹھانے مین معذور سمجھا جائے تو ہر ایک کو ایک گنجائش اظہار حماقت کی ملے۔ ضلالت بڑہے۔ اپنے خیالی تکون کو اس طرح اکہڑ پنی کے ساتھہ چھاپنا اور پھر یہہ کہہ دینا کہ میرا مقصود اس سے فقط اظہار ہے یہہ بالکل دھوکا ہے اظہار ایسے خیالات متفردانہ کا اس طرح نہین کیا کرتے کہ سب کے خلاف نقارہ لمن الملک کا بجانا اور سب پہلے پچھلون کو توم مین ڈالنا۔ اور مُلک مین دھوم مچانا۔ پہلے مشورہ کرتے ہین۔ اگر چھاپنا ہی منظور تھا تو بطور استفسار۔ نہ بطرز اصرار و انکار۔ اگر آپ پر اسیطرح اظہار تو ہمات روزانہ و شبانہ کا فرض ہے تو مسلمانون پر بھی آپکی تردید واجب ہے۔ کیا مزہ رہا۔ کیا لُطف ہوا۔ ہان اس پیرائیہ مین شائد کچھہ آپکی نیکنامی نیچری یورپین صاحبون مین ہو جاوے۔ کیونکہ وہ کہتے ہین کہ نیچر اور الحاد ایک ہے یہہ تو ابھی فقط بہانہ ہے کہ نیچر کے ساتھہ الہامی مذہب اسلام وغیرہ باقی رہتا ہے آگے رفتہ رفتہ حسب عادت یہہ معما بھی حل ہو جائیگا۔

راقم بندہ **الف**

ایڈیٹر کہتا ہے اس تحریر مین جو مولوی صاحب نے رمز و ظرافت کی ہے اسکو ہم

پسند نہین کرتے و معذلک بحکم (الوزر علی البادی) اسکا وزر و قصور آنریبل صاحب
یعنے بوجہ اسپر ہے جسنے پہل کی
کے ذمہ پر سمجھتے ہین - انہون نے عام مسائل اسلام و اہل اسلام کی ہنسی کی تو اس کے
مقابلہ مین اپنی ہنسی کرائی -

ہم نہائیت ادب کے ساتہہ آنریبل صاحب سے پوچہتے ہین کہ جن مسائل کو آپنے
مسلمانون کے معائب یا مناقب مین شمار کیا ہے کیا وہ سبہی مسائل اہل اسلام کے
مسائل ہین ؟ -

اگر وہ اس امر کے مدعی ہین تو براہ مہربانی ہمکو یہہ بتاوین کہ چاکو سے موچہین کاٹنا
(جیسے کہ بعض ولائیتی وحشی چاکو سے سر کے بال کاٹ لیتے ہین) مسلمانون کی کونسی
مذہبی کتاب مین مذکور† ہے - اور اگر نہین ہے تو پہر اس وحشیانہ کام کو مسلمانون کے مسائل
مذہبی مین شمار کرنا انکی اور انکے مذہب کی توہین نہین ہے - ؟

ظرافت کے علاوہ مطلب کی بات کا جواب جو مولوی صاحب نے متعدد مواضع مین
مختلف پیرایہ مین دیا ہے اسکا ماحصل یہہ ہے کہ اول تو ٹہٹہ اسلام علوم و تجارت وغیرہ
اسباب ترقی دُنیاوی کا مانع نہین ہے اور اگر آپ اسکو مانع سمجہتے ہین تو آپ اسلام کے
صرف اُن مسائل مین دست اندازی کرتے جو بزعم جناب علوم و تجارت وغیرہ علوم ترقی
دُنیاوی کے مانع تہے آپنے وجود ملائکہ و حشر و نشر کو کیون ہاتہہ مارا - وجود ملائکہ کو ماننا
یا حشر جسمانی پر اعتقاد رکہنا کونسے مسئلہ علم طبعی یا جغرافیہ یا ہسٹری یا ہیئت جدید یا تشریح الابدان
یا اُصول تجارت کے مخالف تہا جسکے لحاظ و خوف مصادمتہ سے آپ نے انسے انکار کیا -

اس قصور کو مانکر جو آپ نے اسمین اپنا یہہ عذر پیش کیا ہے کہ مین نے اُن مسائل
مین اسلام کو طعن مخالفین سے بچانے اور اہل اسلام کو کفر و ارتداد سے روکنے کے لئے

† حدیث اقصہ لک علی سواک کو ہاتہہ نہ مارین اسمین چاکو کا ذکر نہین ہے - مسواک رکہہ کر باقیماندہ
اور بڑہے ہوئے بال کتر لینا قینچی سے بہی ہو سکتا ہے -

مداخلت کی ہے اُسکو مولوی صاحب نے مُدبر بدتر از گناہ قرار دیا اور یہہ کہا ہے کہ اگر اسلام اپنی پہلی حالت مین ان مسائل کے سبب بزعم جناب دس برس مین بگڑتا تو آپکی مجوزہ و مُبدلہ حالت مین دو چار ہی دن مین بگڑ جائیگا آپکی تاویلات و تصرفات کو دیکھہ کر بہت لوگ جلد اسلام کو سلام کرینگے - حفاظت اہل اسلام و حمائیت اسلام کی تو وہی صورت ہے جو پہلے علماء نے اختیار کی ہے کہ مسائل اسلام کو بحال خود رکھہ کر علوم عقلی و فلسفی سے بلا تکلف انکی تطبیق و توفیق کردے -

اسکے جواب مین جو آپنے کہہ رکھا تھا کہ پہلے زمانہ مین خیالی باتین زیادہ تہین ہر شخص اپنے خیال سے تنبگر بنا دیا کرتا - پس جیسے فلسفیون نے خیالی باتین بنائی ہوئی تہین ویسے علماء اسلام نے خیالی باتین بنا کر انکی باتین رد کردین - اب اس زمانہ مین علوم جدیدہ کے مسائل پر تجربہ و مشاہدہ کی شہادت موجود ہے - لہذا اُنکے مقابلہ مین خیالی باتون سے مطلب نہین نکلتا - اور جبتک کہ مُرغ کی ایک ٹانگ نہ بنائی جاوے اور جو مسئلہ اسلام کا علوم جدیدہ کے مخالف ہو اُسکا سرے ہی سے انکار نہ کیا جاوے کام نہین چل سکتا -

اسکا جواب مولوی صاحب نے صریح کوئی نہین دیا مگر وہ انکے پہلے جواب سے مفہوم ہوتا ہے وہ یہہ کہ وجود ملائکہ و حشر (جنمین آپ پر بیجا دست اندازی کا قصور لگایا گیا ہے اور آپ نے بہی اسکو مان لیا ہے) اس قسم ہی سے نہین ہے کہ انکو علوم جدیدہ کے تجربے و مشاہدے مزاحم ہون اور انکی مواخذت کے لئے اہل اسلام کو کوئی خیالی یا واقعی بات بنانی پڑی اسپر آپکا وجود ملائکہ کی نسبت تفسیر جلد اول کے صفحہ (۴۹) مین یہہ اعتراف کہ جس طرح انسان سے فروتر مخلوق کا سلسلہ ہم دیکھتے ہین اسی طرح برتر مخلوق ہونے سے انکار کی کوئی دلیل نہین شائد کہ ہو صاف شاہد ہے اور مظہر کہ علوم جدیدہ کا کوئی مسئلہ اور کوئی تجربہ و مشاہدہ وجود ملائکہ کے مخالف

نہین ہے۔

رہا حشر جسمانی (جس سے آپنے اب (بعد ہماری اس پیشین گوئی کے جو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۳ کے صفحہ ۲۷۸ مین ہم کر چکے ہین) تفسیر جلد دوم کے صفحہ (۶) مین انکار ظاہر فرمایا ہے + سو بہی کسی مسئلہ علم طبعی یا ہسٹری یا جغرافیہ وغیرہ کے مخالف نہین ہے کیونکہ ان علوم مین جہانتک بحث ہے وہ اسی عالم دنیوی سے متعلق ہے۔ عالم اخروی اور اُسکے حالات و کائنات سے (جس سے صرف انبیاء نے بذریعہ وحی خبر دی ہے) ان علوم کو نفیاً یا اثباتاً کچہہ بحث نہین ہے۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ وجود ملائکہ یا حشر جسمانی کو علوم جدیدہ کی مزاحمت کا کچہہ خوف نہین ہے۔ اور ان علوم کی روشنی و ترقی سے مسلمانون کے اُن مسائل سے منکر ہو جانے اور اسلام کو چہوڑ دینے کا کچہہ اندیشہ نہین ہے جیسا کہ اُن مسائل کے سبب مسلمانون کی تجارت و علوم دنیاوی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہین ہے۔ پہر آپ نے ناحق و بلا ضرورت اُن مسائل مین کیون دخل دیا۔ اور مسلمانون کا دل دکہا کر کیون انکو اپنا دشمن بنا لیا (گو یہہ امر آپکے قصد و ارادہ مین نہ ہوگا۔

اب اگر آپ کو قوم کی اصلاح و بہتری اور سچی رفارمری کا دعوی ہے تو آئندہ ایسے مسائل سے تعرض چہوڑ دین اور پچہلے کئے کرائے پر مسلمانون کے آگے معذرت و افسوس ظاہر کرین اور اپنی کوششون کو صرف انکی دنیاوی بہبودی مین منحصر فرماوین پہر دیکہین تمام ہندوستان کے مسلمان کس جوش و اخلاص کے ساتہہ آپ سے متفق ہوتے ہین۔ اس باب مین خاکسار بہی کچہہ اشاعۃ السنہ جلد ۲ و ۳ مین بضمن بحث مذہب و معاشرت لکہہ چکا ہے جسمین آنریبل صاحب کے عذرات کا کافی جواب ہے۔ اُسکی تفصیل و تائید کا پہر بہی ارادہ ہے۔ خدا نے چاہا تو کسی آئندہ پرچہ مین بہ تفصیل بحث کیجاویگی۔ جس سے ناظرین کو یہہ بات بخوبی ثابت ہوگی کہ جن علوم (ہسٹری

+ اور اسمین کچہہ شبہ نہین کہ حشر اجساد سے اس معمولی و عرفی طریقہ پر محشور ہونا مقصود نہین اور نہ موجودہ اجسام کا بعینہا محشور ہونا مراد ہے (تفسیر نیچری صفحہ ۶ سطر ۱۳)۔

طبعی - جغرافیہ - تواریخ - وغیرہ) کو خانصاحب نے مزاحم اسلام سمجھا ہے وہ اسلام اسلام کے مزاحم نہین ہین - وبالتوفیق -

---

بخدا اسکو ضرور پڑھو

جواب استیشار پر استبشار و استفسار

جن ہمدرد معاونین نے ہمارے استیشار مندرجہ نمبر ۷ کے جواب مین کمال دلسوزی وغمخواری کے ساتھہ ہمکو یہہ مشورہ دیا ہے کہ جس طرح ہوسکے ہم اس پرچہ (اشاعۃ السنۃ) کو جاری رکھین اور لوگون کی بے اعتنائی کو خیال نہ لاوین اُن صاحبون کو ہم اس دلسوزی پر شکر گزاری کے ساتھہ مژدہ دیتے ہین کہ جہانتک ہمارا بس چلا قرض سے تقاضے سے - وقت پر - بیوقت کارروائی کے لائق روپیہ ہاتھہ مین آتا رہا ہم اپنی طرف سے رسالہ کو بند نہ کرینگے انشاالله تعالیٰ -

مگر ساتھہ ہی اسکے ہم ان دلسوز و ہمدرد معاونین سے یہہ استفسار کرتے ہین کہ بے پرواو کم توجہ خریدارون کا ہم کیا علاج کرین - اِن حضرات کی بے توجہی کا یہہ حال ہے کہ لینا دینا تو درکنار اکثر صاحبون نے اِس استیشار کا جواب تک نہین دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہون نے اس استیشار کو نہین پڑہا - پڑہا ہے تو جو اسمین پرچہ بند کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا اسکو بُرا نہین سمجھا - اور شائد باقیات ہضم کرنیکی عُمدہ سبیل و ذریعہ خیال کرلیا ہو - **یا شائد** یہہ خیال کرلیا ہو کہ جواب دینے والے اور بہت ہونگے ہمارا جواب نہ پُہنچا تو کیا ہوا جیسا کہ ارسال زر سے اکثر لوگون کو یہی خیال مانع ہوتا ہے کہ ہمارے دو چار روپیہ نہ پہنچے تو کیا ہوا روپیہ بھیجنے والے ہمارے سوائے اور تھوڑے ہین ؟ -

ہمارے نیک صلاح دینے والے معاونین ہمکو ان حضرات کا کوئی علاج بتاویں تو ہم اِنکی صلاح پر عمل ہو جانے کی امید کر سکین۔

ہمارے خیال مین اِس علاج کی **چند صورتین** ہین جو صاحب خود کوئی علاج نہ بتا دین وہ اِن صورتون سے جنکو پسند کرین اُسکے اختیار کرنے کی اجازت دین۔

(۱) ۱۸۸۳ء سے یہہ قاعدہ مقرر کیا جاوے کہ جو خریدار کم سے کم سہ ماہی پیشگی داخل نہ کرے اسکا پرچہ بند کیا جاوے اس قاعدہ کے رو سے جنکے نام ۱۸۸۳ء کے آخری پرچہ پہنچنے کے بعد بھی کچھہ باقی رہے تو انکے نام پرچہ ۱۸۸۳ء روانہ نہو۔

(۲) ہر سہ ماہی پر بذریعہ خاص خطوط قیمت کا دو دفعہ مطالبہ کیا جاوے اسپر بھی اگر خریدار روپیہ ارسال نہ کرین یا معقول وجہ سے پختہ وعدہ نہ دین تو تیسری بار اُنکی باقیات کی فہرست بہ تفصیل نام ونشان اشاعۃ السنہ مین چھاپی جاوے۔

(۳) معاونین اشاعۃ السنہ جو اِسکی قدر کرتے ہین اور اسکی ترقی دقیام چاہتے ہین اپنی ماہوار کم سے کم **عہ** کر دین اگر انکی تعداد مصارف ضروری کے لئے کافی ہو گئی تو بے پرواؤن کی عدم توجہی کی پروا نہ کیجاویگی۔ **پہلے** بھی جو مراتب ودرجات خریدارون مین فرق رکھا گیا ہے سو اسی نظر سے ہے کہ مفت پرچہ لینیوالون یا قیمت نہ دینیوالون کی کسر اسمین نکل آوے انکے روپیہ سے اُن لوگون کو پرچہ پہنچے ورنہ حجم پرچہ اِسقدر نہین ہے کہ اسکے عوض ایکر وپیہ یا دو روپیہ لئے جاوین مگر اِس قاعدہ پر پورا پورا عملدرآمد نہین ہوتا **جو لوگ** پچاس روپیہ سے اوپر سو سو یا دو دو سو روپیہ تنخواہ پاتے ہین یا ہزارون روپیہ کے تجار یا مالگذار ہین کئی انمین سے ۸ رہی ماہوار دیتے ہین اور ہم اِس خیال سے کہ یہہ قاعدہ اِنکی فیاضی کی امید سے (نہ کسی تجارتی اُصول پر) مقرر کیا گیا ہے اسپر کبھی معترض نہین ہوئے۔ اب جو اس قاعدہ کی تعمیل نہ ہونے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

مطلب فوت ہونا نظر آیا ہے اسلئے اُن عالی مناسب واہل دول کو جتایا گیا ہے کہ اگر پہلی تجویزین پسند نہون تو اس سوم تجویز کو پسند کرین اور وہ لوگ اپنے درجہ و منصب کے موافق ماہوار دین پہر ہم ان بے پرواؤن کی بے اعتنائی کی کچہہ پروا نہ کرینگے۔ ان معاونین کے مواضع اقامت کے نام اسلئے لکہتے ہین کہ بہت لوگ اسمین بہی وہی خیال نہ کرین کہ ہمکو نہین کہا گیا اور جگہہ کے لوگون کو کہا گیا ہے۔ ہمنے ۸ر کی جگہہ روپیہ نہ دیا تو کیا ہوا۔ ہمارے سوا ایکروپیہ ماہوار دینے والے اور کیا کم ہین؟۔

وہ مواضع یہہ ہین۔ آرہی ضلع سیونی۔ بھوپال۔ بنارس۔ پشاور۔ جالندھر جمون۔ جبلپور۔ حیدرآباد دکن۔ دہلی۔ دیرہ دون۔ سیکاکل ضلع گنجام غازیپور۔ فتحپور سیکری۔ ضلع گجرات۔ لاہور۔ ملتان۔ مردان ضلع پشاور۔ مہدانوان ضلع پٹنہ۔ ضلع ناگپور۔ نابھہ۔ ہوشیارپور۔ ہانسی۔ وغیرہ وغیرہ۔

بعض مواضع ایسے بہی ہین جہان سے ۸ر بہی نہین آتے وہانکے اعیان ابتدا سے آجتک مفت پرچہ پاتے ہین۔ وہ صاحب شائد یہہ سمجہتے ہین کہ ہم مولوی صاحب ہین مفت لینے کے مستحق ہین۔ **ہمنے بہی مانا** کہ مولوی صاحبون کو اپنی جیب خاص سے ایسے کامون مین دینا جائز یا اولیٰ نہین ہے **مگر** وہ لوگ اپنے معتقدون اور مقتدیون سے بہت کچہہ دلوا سکتے ہین وہ اُنکو ترغیب دیکر تہوڑا تہوڑا چندہ جمع کرانا چاہین تو بجائے ایکروپیہ کے کئی روپیہ ماہوار بہجوا سکتے ہین وہ ایکدن کی ترغیب و وعظ مین وہ کام کر سکتے ہین جو کیمیاگر نہین کر سکتے چنانچہ کہا گیا ہے ؎ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند۔ **مگر افسوس** کہ ان صاحبونکو اس ترغیب سے شائد یہہ خیال مانع ہو کہ اگر ہم ایسے کامون کے لئے لوگون کو ترغیب دلا کر روپیہ لینگے تو وہ ہمارے ذاتی حوائج و مصارف کے لئے کب روپیہ دینگے یا شائد یہہ اُنکی محض بے اعتنائی و بے پروائی ہو۔ بہرحال جو خیال اُنکو اس ترغیب سے مانع ہے اچہا نہین ہے اور اُنکی ترغیب ایسے جمہوری کامون کی اعانت کے لئے قوی تاثیر اور حکم اکسیر